کے مطابق حسابیات بیان کی گئی ہیں۔ غرض کہ کتاب کی تصنیف بڑی عرق ریزی سے کی گئی ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ یہ سب قرآن اور حدیث کے تصورات کے حدود میں رہیں۔ اس حوالے سے پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن نے بڑی صائب رائے کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے دی ہے: یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ فہم قرآنی کی ایک علمی کاوش اور بشری سعی ہے۔ ضروری نہیں کہ قطعی اور حتمی ہو، حقیقی اور قطعی علم صرف اللہ کے پاس ہے، کیونکہ سائنسی نظریات بدلتے رہتے ہیں'۔ (ص ۲۷)

سائنسی اُمور پر اُردو میں لکھنا جب تک عبور حاصل نہ ہو بیان اور جملوں میں بے ربطی پیدا کردیتا ہے۔ بعض آیات کے ترجمے بھی قابلِ غور ہیں۔ مصنف کی یہ پہلی کوشش ہے توقع ہے کہ آیندہ طباعت میں اس طرف توجہ کی جائے گی۔ (شہزادالحسن چشتی)

تعارف کتب

◎ ماہنامہ فقہ اسلامی، (اشاریہ)، مدیر: پروفیسر ڈاکٹر نوراحمد شاہتاز۔ ناشر: اسلامک فقہ اکیڈمی، پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷۷۷، گلشن اقبال، کراچی۔ فون: ۰۳۳۳-۲۳۷۶۹۸۵۔ صفحات: ۱۱۱۔ قیمت: درج نہیں۔[علمی و فقہی مباحث اور عصرِ حاضر کے مسائل پر رہنمائی پر مشتمل مجلّہ فقہ اسلامی گذشتہ ۱۴برس سے علمی و تحقیقی خدمت انجام دے رہا ہے۔ اہلِ علم اور محققین کی سہولت کے لیے اشاریہ آج ایک ضرورت کی حیثیت اختیار کرگیا ہے۔ زیرنظر اشاریہ فقہ اسلامی کے گذشتہ ۱۴برس (اپریل ۲۰۰۰ء تا دسمبر ۲۰۱۳ء) پر مشتمل ہے۔ مجلّے میں اُردو، عربی اور انگریزی میں مضامین یک جا شائع ہوتے ہیں۔ اشاریہ میں مضامین کی ترتیب موضوعاتی اور مصنف وار ہے۔ محمد شاہد حنیف نے اشاریے کو مرتب کیا ہے۔]

◎ تربیت اولاد، تعلیماتِ نبویؐ کی روشنی میں، سیّد فضل الرحمٰن۔ ناشر: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، اے-۴/۱۷، ناظم آباد نمبر۴، کراچی۔ فون: ۰۲۱-۳۶۶۸۴۷۹۰۔[مولانا سیّد زوار حسین اکیڈمی ٹرسٹ کے زیراہتمام 'جواہر سیرت' کے تحت دعوتی و علمی موضوعات پر کتب کی اشاعت کا آغاز دعوتی نقطۂ نظر سے کیا گیا ہے۔ ان کتب کے اشاعتی حقوق بھی عام ہیں۔ زیرنظر کتابچہ بچوں کی تربیت سے متعلق ہے۔ قرآن وسنت اور اسوۂ رسولؐ کی روشنی میں بچوں کی تربیت کے خطوط اور بنیادی حقوق کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ اسی سلسلے کے تحت اُمِ ایمنؓ، رسولِ اکرم کی انا از ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی شائع کیا جاچکا ہے۔ اس سے اسوۂ رسولؐ کا ایک منفرد پہلو سامنے آتا ہے۔ عہدِ حاضر میں جہاد کے تصور اور اس کے بارے میں پائے جانے والے شبہات کے ازالے کے لیے ڈاکٹر محمود احمد غازی کا کتابچہ: رسولؐ اللہ کا نظریۂ جہاد اور جدید ذہن کے شبہات بھی شائع کیا جاچکا ہے۔]